رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ بیرون ممالک ۔۔۔ سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچادونگا (الہام مسیح موعود)

Digtized by Khilafat Library

جلد ۶ | ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۹ء | شنبہ | مطابق ۲۳ شعبان سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۸۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

سرحدی شورش کے متعلق یہاں کے بہت سے اصحاب نے اپنی خدمات کو پیش کیا تھا۔ انمیں سے اپنے طور پر ڈاکٹری معائنہ اور ناپ کے لحاظ سے جو پورے نکلے ہیں۔ ان کی فہرست تیار کر لی گئی ہے۔ اور افسران بالا سے خط و کتابت ہو رہی ہے مضافات کے احمدیوں کو بھی بھرتی کے لئے تحریک کی جارہی ہے۔

موسم میں دن بدن حدت بڑھ رہی ہے۔ خربوزے کی فصل چل پڑی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ اس دفعہ کثرت سے خربوزے ہونگے ؎

الموعظۃ الحسنہ

(البدر جلد ۲ نمبر ۳)

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ بزدلی کو ترک کرے۔ تمہارے واسطے عبد اللطیف کا واقعہ اسوہ حسنہ ہے ایک دو دفعہ اس کتاب (تذکرۃ الشہادتین) کو پڑھو اور دیکھو کہ اس نے خدا تعالیٰ کے لئے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی بیوی کی نہ بچے کی نہ مال کی نہ جائداد کی نہ جان کی۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ ان سب باتوں پر میں ایمان کو مقدم رکھوں گا۔ یہ کس قدر عظیم الشان نمونہ ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ اس کا مرنا بھی بطور نشان الہٰی کے واقعہ ہوا ہے۔ اور موت سے اول کئی سال اس کا ذکر موجود ہے۔ براہین احمدیہ میں اسکی نسبت پیشگوئی موجود تھی اور یہ وہ کتاب ہے۔ جو آج سے ۲۳۔۲۴ برس ہر ایک جگہ اور ہر ایک فرقہ اور قوم حتٰے کہ امریکہ یورپ وغیرہ میں شائع ہو گیا ہے۔ اور موجود ہے۔ جو لوگ خدا کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔ وہ بتلا دیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات موجود نہیں تو اس واقعہ کی خبر اسقدر عرصہ دراز پیشتر ہوئی اور اس کا اسی طرح واقعہ ہونا کیا معنے ہیں۔ یہاں انگریزوں کے ملک میں چونکہ آزادی ہے۔ اور پیشگوئی میں ذبح ہونے کا ذکر تھا۔ پس وہ یہاں تلوار سے کس طرح ذبح ہو سکتے تھے اس کے لئے خدا نے کابل کی سرزمین کو منتخب کیا۔ پھر چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ اس خون سے مجھ پر اور کل جماعت پر ایک بڑا صدمہ گذرے گا۔ اس لئے پھر اس سے آگے وہ تسلی دی تھی کہ اس مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور اُداس مت ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ اس کے عوض میں ایک قوم تمہارے پاس لائیگا

وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ خدا ہر ایک شے پر قادر ہے۔ اس کی شہادت میں حکمت آگئی۔ بہت امور ہیں جو تم چاہتے ہو کہ وقوع میں آویں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا نہیں۔ اور بہت ہیں جو تم چاہتے ہو کہ واقع نہ ہوں۔ حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا ہوتا ہے۔ سو وہ حکمت الٰہی عنقریب ظاہر ہوگی اور معلوم ہوگا کہ اس خون میں کس قدر برکات ہیں۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

اخبار احمدیہ

(نوشتہ جناب ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر)

عراق اخویم سید فتح علی شاہ صاحب نے ایک عراق کے اہل علم عرب محمد رفیق نام کی درخواست بیعت حضرت کی خدمت میں بھجوائی ہے۔

بشارتیں عالیجناب خان بہادر شیخ عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی نے بیعت حضرت اقدس خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ ان نیک دل نیک خیال لوگوں میں سے تھے۔ جو سلسلہ کے ساتھ حسن ظن تو رکھتے ہیں۔ مگر بعض وجوہات سے بیعت نہیں کرتے آخر خدا تعالیٰ نے آپ کی دستگیری فرمائی ہے اور آپ کو توفیق بخشی ہے۔ کہ سلسلہ میں داخل ہونے کا اعلان کریں۔ چنانچہ آپ کی اپنی خواہش کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ احباب مکرم خان بہادر شیخ صاحب کی استقامت کے لئے دعا کریں۔ اس موقعہ پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ جناب مکرم شیخ محمد آصف [illegible] صاحب بی۔ اے ڈپٹی کلکٹر سہارنپور جو شیخ صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ہیں۔ اور جناب حافظ سید مختار احمد صاحب مختار میاں شاہجہانپوری کو جو آپکے نہایت قریبی رشتہ دار ہیں مبارکباد دیں۔ اور نیز ہم شیخ صاحب کے دوسرے متاہل لوگوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اب تامل کی زنجیروں کو توڑ ڈالیں۔ اور خدا کے مسیح کی غلامی میں آ کر آسمانی بادشاہت کے حصہ لیں

(۲) حضرت مولوی [illegible] صاحب [illegible] کے وعظ سے جناب [illegible] امام الدین صاحب نائب تحصیلدار منٹگمری [illegible] سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ الحمد للہ

(۳) ڈیرہ والہ افغانان سے ۳۰ آدمیوں نے مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری اور سید عبد الستار صاحب کی تحریک سے بیعت کی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

مولوی محمد علی صاحب کی ناکام کوششیں جن غیر ممالک میں سلسلہ عالیہ کی اشاعت ہوئی ہے وہاں کے نو احمدیوں کو گمراہ کرنے کے لئے جناب مولوی محمد علی صاحب نے (جو ترجمۃ القرآن اور سیدنا انجمن کی کتب کو غصب کر کے پہلے اپنی دیانت کا ثبوت دے چکے ہیں اور کانپور کے واقعہ سے لیکر اب تک گورنمنٹ عالیہ کے مخالفین سے اظہار ہمدردی کر کے اپنی وفاداری کو ثابت کر چکے ہیں) چار رسالے انگریزی میں شائع کئے ہیں۔ اور دل کھول کر انہیں دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ مگر دوسرے ممالک کی جماعتوں پر ان رسالوں کا کیا اثر ہوا؟ اور محمد علی صاحب کی امیدیں کہاں تک بر آئی ہیں۔ اس کا جواب ذیل کی تحریریں بتاتی ہیں:۔

سکرٹری صاحب سیلون لکھتے ہیں:۔ "دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو ہمارے ایمان متعلق نبوت احمد" کو متزلزل کر سکے۔ اے محمد علی! تمہارا علم ہم پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ ہم نے دنیا میں بہت سے تعلیم یافتہ ... دیکھے ہیں۔ ہم کو یقین ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی دھوکہ خوردہ ہیں۔ اگر یہ وقت کسی نبی کے آنے کا نہیں تو پھر دنیا میں کوئی نبی کبھی نہیں آ سکتا۔

جماعت نائیجیریا کے قابل امیر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میں نہایت خوشی سے آپ اور آپ کے توسط سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور تمام کی تمام جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ غلط بیانیوں جھوٹے الزامات اور باطل آراء ہونگی کوئی مقدار بھی انشاء اللہ اس ملک میں کوئی برے نتائج پیدا کرنے کے قابل نہ ہوگی البتہ ہم چاہتے ہیں کہ ان ہزلیات کا (جو مولوی محمد علی کے رسالوں میں درج ہیں) جو جواب ہمارے مقدس مرکز کی طرف سے شائع ہو اسے بھی مطالعہ کر لیں۔

بیعت خلافت احباب کرام یہ سنکر خوش ہونگے کہ سالانہ جلسہ پر نہ صرف ۲۴۱ غیر احمدیوں نے بیعت کی تھی۔ بلکہ بعض غیر مبایعین بھی بیعت خلافت میں داخل ہوئے تھے۔ انہیں سے قابل قدر و قابل ذکر جناب غلام حیدر خان صاحب [illegible] انسپکٹر پولیس سیالکوٹ کا نام نامی ہے۔ جناب انسپکٹر صاحب اپنے اخلاص میں بہت ترقی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سیالکوٹ کے حضرت میر صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مولوی فاضل و منشی فاضل کے نتائج اس دفعہ مولوی فاضل کے امتحان میں مدرسہ احمدیہ قادیان کے دو طالب علم شامل ہوئے تھے یعنی مولوی عبد السلام [illegible] اور مولوی جلال الدین سیکھوانی اور دونوں ہی اچھے نمبروں پر پاس ہوگئے ہیں۔ اور منشی فاضل کے امتحان میں برادر محمد نذیر خان صاحب اور منشی عطا محمد صاحب کامیاب ہوئے۔

احمدی طلباء اسلامیہ کالج کے رویہ پر اظہار خوشنودی پرسوں بروز اتوار مورخہ ۱۸ مئی کو اسلامیہ کالج لاہور کے معلمین و متعلمین کا ایک جلسہ ہوا۔ پرنسپل صاحب نے طلباء کالج کو انکی موجودہ شورش میں حصہ نہ لینے اور کالج کی شہرت برقرار رکھنے پر شکریہ ادا کیا۔ دوران تقریر میں جناب پرنسپل صاحب نے احمدی طلباء کا شورش کے دنوں کا قابل آفرین رویہ خاص طور سے بیان فرمایا۔ اسبارے میں آپکی تقریر کا لب لباب یہ تھا۔ "احمدی طلباء کا رویہ شورش کے ایام میں خاص طور پر قابل تعریف تھا۔ شورش کے آغاز سے پیشتر ہمارے ایک فورتھ ایر طالب علم محمد حسین بورڈر و سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل نے مجھے بذریعہ خط اطلاع دی کہ انہوں نے احمدیہ ہوسٹل میں ایک جلسہ کیا جس میں جناب خلیفہ صاحب کا حکم احمدی طلباء کو سنایا گیا کہ وہ کسی شورش و سٹرائک میں حصہ نہ لیں اور گورنمنٹ کے فرمانبردار و وفادار رہیں۔ چنانچہ یہ طلباء خود بھی شورش میں شامل نہ ہوئے اور انہوں نے اپنی ہر دلعزیزی...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۹ء

حال کی شورش میں غیر مبایعین کا حصہ اور ان کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فیصلہ

حال کی شورش میں جو مفسد اور شریر لوگوں نے گورنمنٹ کے خلاف برپا کی تھی غیر مبایعین کے شامل ہو کر حصہ لینے سے جہاں ہمیں اس بات کا سخت افسوس اور رنج ہوا۔ کہ ان لوگوں نے باوجود حضرت مسیح موعود کو امام اور پیشوا سمجھنے کا دعویٰ کرنے کے۔ آپ کی اس تعلیم کو پس پشت ڈال دیا۔ جو آپ نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے متعلق دی ہے۔ اور جس سے آپ کی تصنیفات بھری پڑی ہیں۔ وہاں ہمیں اس بات سے خوشی اور مسرت بھی ہوئی۔ کہ انہوں نے اپنے اس رویہ سے ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت احمدیہ وہی ہے۔ جو سلسلہ کے مرکز قادیان سے تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی سچے دل کے ساتھ اطاعت اور فرمانبرداری کرنا نہایت ضروری اور اہم فرض رکھا ہے۔ اور ضرورت اور حاجت کے وقت حتی الامکان مدد کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن غیر مبایعین کے ذمہ دار اصحاب نے پیش آمدہ موقعہ پر نہ صرف گورنمنٹ کو کسی قسم کی امداد نہیں دی بلکہ شورش پھیلانے والوں کے ساتھ مل کر بھی ایسی کارروائیاں کی ہیں کہ جن کے نتیجہ میں بد امنی پیدا ہوتی جس سے ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین نے جو کچھ کیا وہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی بالکل پرواہ نہ کرتے ہوئے اور اسے پیٹھ پیچھے پھینکتے ہوئے کیا۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود کے کسی بڑے سے بڑے اور اہم سے اہم حکم کے سامنے بھی سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود کے چند ایک حوالے پیش کر کے بتاتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنے پیروان کو گورنمنٹ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی کس قدر زور سے تعلیم دی ہے۔ اور غیر مبایعین نے شورش کے ایام میں اس کو کہاں تک مد نظر رکھا۔ اور اس کے مطابق عمل کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن اور مربی گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے۔ اور سچی شکرگذاری کی جائے سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں" (تحفہ قیصریہ)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے گورنمنٹ برطانیہ کی سچی اطاعت اور سچی شکرگذاری کو ایک ایسا اصل قرار دیا ہے۔ جس پر آپ کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ اور جس کے آپ اور آپ کی جماعت پورے طور پر پابند ہیں۔ گویا جو شخص ذرا بھی گورنمنٹ کی سچی اطاعت اور شکرگذاری کے خلاف کوئی حرکت کرتا ہے۔ شورش انگیز جلسوں میں شامل ہوتا یا کراتا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں سے نہیں ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔

"وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے"

تحفہ قیصریہ

ان الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کی ایک بہت بڑی علامت اور نشانی یہ بتلائی ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کی سچی اور مخلص خیر خواہ ہے۔ اور ایسی خیر خواہ ہے۔ کہ دوسرے لوگوں اور اس میں نمایاں اور بین فرق ہے اور دوسروں میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

پھر لکھتے ہیں

"نہایت بدذاتی ہوگی۔ اگر ایک لحظہ کے لئے بھی کوئی ہم سے ان نعمتوں کو فراموش کر دے جو اس گورنمنٹ کے ذریعہ سے مسلمانوں کو ملی ہیں۔ ہمارا جان و مال گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی میں فدا ہے۔ اور ہوگا۔ اور ہم غائبانہ اس کے اقبال کے لئے دعاگو ہیں"

آریہ دھرم صفحہ ۵۷

یہ حوالہ اپنی تشریح آپ کر رہا ہے۔ اور صاف طور پر بتلا رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود ان لوگوں کو کس نظر سے دیکھتے۔ اور انہیں کیا سمجھتے ہیں۔ جو گورنمنٹ کے

خلاف کسی قسم کی شورش میں حصہ لیتے ہیں۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

"ہم کو پیارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے۔ کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھ کریں۔ اور منعم کا شکر بجالاویں اور جب **کبھی ہم کو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کمال ہمدردی سے پیش آویں۔** اور بہ طیب خاطر معروف اور واجب طور پر اطاعت اٹھاویں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو تو صرف گورنمنٹ کے خلاف کسی قسم کی شورش میں حصہ لینے سے منع فرمایا ہے۔ بلکہ اس بات کی بھی تاکید کی ہے کہ جب کبھی کوئی ایسا موقع پیش آئے۔ جس میں گورنمنٹ کو امداد کی ضرورت ہو۔ تو اس وقت کمال ہمدردی سے امداد دیجائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کو مدنظر رکھ کر اگر غیر مبایعین کے سرکردہ لوگوں کے اس طرز عمل کو دیکھا جائے۔ جو انہوں نے ان شورش کے ایام میں گورنمنٹ کے متعلق اختیار کئے رکھا تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اس تعلیم کے بالکل خلاف عمل کیا۔ اور اس سے آسانی اس امر کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت شعاری کے متعلق اپنی جماعت کی جو خاص خصوصیت بیان فرمائی ہے۔ اس سے یہ لوگ بالکل عاری ثابت ہو گئے ہیں۔ اور اس طرح انہوں نے جہاں گورنمنٹ کی مخالفت میں حصہ لے کر ایک سخت گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ وہاں سلسلہ احمدیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ سے برگشتہ ہو جانے کا بھی پورا پورا ثبوت دیدیا ہے۔ کیونکہ اور باتوں سے قطع نظر کر کے جب ہم حضرت مسیح موعود کی اس تعلیم کو دیکھتے ہیں۔ جو آپ نے گورنمنٹ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے متعلق دی۔ تو صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ غیر مبایعین نے اسے بالکل پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور ان کو حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے متعلق گورنمنٹ کے معاملہ میں ایک ایسی پیشگوئی شائع کی ہوئی ہے جس سے آپ کے حقیقی پیرو اور آپ سے برگشتہ ہونے والوں یا مخالفوں کا نہایت صفائی کے ساتھ پتہ لگ سکتا ہے۔ اور اب اس پیشگوئی نے پورا ہو کر نہایت وضاحت کے ساتھ اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ کی قائم کردہ اور آپ کی تعلیم پر چلنے والی جماعت وہی ہے جو مرکز سلسلہ قادیان سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اپنا واجب الاطاعت امام اور پیشوا سمجھتی ہے

۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا۔ اس میں آپ نے جہاں اور بڑے بڑے امور میں سے ایک یہ تحریر فرمایا کہ۔

"اس گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جس کے ہم زیر سایہ ہیں۔ یعنی گورنمنٹ انگلشیہ کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے اس کی اطاعت میں مشغول رہنا"

وہاں بڑے زور کے ساتھ یہ بھی لکھا کہ

"میری جماعت .... جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ اکثر ان میں سے اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مروجہ کے حاصل کرنے والے۔ اور سرکاری معزز عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں **کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اول درجہ کے خیر خواہ پائیگی"**

مذکورہ بالا حوالہ میں جن الفاظ کو جلی کر دیا گیا ہے ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کی یہ ایک خاص علامت اور نشانی قرار دی ہے۔ کہ وہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی کی اول درجہ کی خیر خواہ ثابت ہوگی۔ اور اس کا دامن گورنمنٹ کے خلاف کسی قسم کی شورش سے ہرگز ملوث نہ ہوگا۔

اب اس بات کو سامنے رکھ کر آسانی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں جبکہ گورنمنٹ کے سامنے وفادار اور غیر وفادار لوگوں کے تجربہ کرنے کا وقت آیا تھا تو اس میں کونسی جماعت اول درجہ کی وفادار ثابت ہوئی۔ اور کس فریق کے ذمہ دار لوگ شورش پسندوں اور مفسدوں کے ساتھ شامل پائے گئے۔ غیر مبایعین ہرگز اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ ان کے مرکزی اخبار پیغام صلح نے "رولٹ ایکٹ" کے متعلق عوام میں غلط فہمی پیدا کرنے اور ناواقف لوگوں کے جذبات کو اس کے خلاف بھڑکانے کے لئے غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے لکھا کہ رولٹ ایکٹ کی رو سے **ہندوستانیوں کی ہر قسم کی آزادی معرض خطر میں پڑ چکی ہے۔** (پیغام صلح ۱۹ مارچ ۱۹۱۹ء) پھر وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سکرٹری انجمن اشاعت اسلام نے مشورہ مولوی محمد علی صاحب (جنہیں تمام غیر مبایعین کا لیڈر ہونیکا دعوےٰ ہے۔) لاہور کے اس جلسہ میں خاص طور پر حصہ لیا جو گورنمنٹ کے خلاف ناراضگی کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ اور جس میں مفسد اور فتنہ پرداز لوگوں کی ہمدردی اور تائید کے رزولیوشن پاس کئے گئے تھے۔ پھر وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ بریڈلا ہال کے مفسدانہ جلسہ کے برخاست ہونے پر جب ہجوم ننگے سر گورنمنٹ کے خلاف ماتم کرتا۔ اور مسٹر گاندھی کی جے پکارتا ہوا شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گزرا تو اس میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

اور مولوی صدر الدین صاحب وغیرہ بھی ننگے سر شامل تھے۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ انہی لوگوں کی شمولیت کی وجہ سے ایام شورش میں عوام نے **مرزا غلام احمد کی جے** کے نعرے بھی لگائے۔

ان باتوں سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ غیر مبائعین کے ذمہ وار اشخاص نے اپنے لیڈر مولوی محمد علی کی زیر ہدایات گذشتہ شورش کے ایام میں جو طرز عمل اختیار کئے رکھا۔ وہ کہاں تک گورنمنٹ کی وفاداری اور خیر خواہی کا پہلو لئے ہوئے تھا۔ اور کس قدر حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کے مطابق تھا۔ جو آپ نے اپنی جماعت کے لوگوں کے متعلق بطور پیشگوئی فرماتے تھے۔ کہ

"تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اول درجہ کے خیر خواہ پائیگی"

اس کے بالمقابل مرکز سلسلہ قادیان سے تعلق رکھنے والی۔ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اپنا واجب الاطاعت امام اور پیشوا تسلیم کرنے والی **جماعت احمدیہ** نے اس تجربہ کے وقت گورنمنٹ کی اول درجہ کی خیر خواہی کا جو ثبوت دیا ہے اس کے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ گورنمنٹ کا وہ اعلان جو اس نے ہماری جماعت کے متعلق خاص طور پر شائع کیا ہے پیش کرتے ہیں سرکاری اعلان حسب ذیل ہے۔

"قادیان کی جماعت احمدیہ نے مفسدات کے فرو کرنے۔ اور خلاف قانون شورشوں سے جن کے باعث پنجاب بدنام ہو گیا ہے۔ اپنے آپ کو الگ رکھنے میں جس ہمت اور مستعدی سے کام لیا ہے اس کی رپورٹ پنجاب گورنمنٹ کو موصول ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ مذکور برابر اپنے متبعین سے یہ نصیحت کرتی رہی ہے۔ کہ وہ اس تحریک سے کوئی سروکار نہ رکھیں۔ اور اس کی کوششوں کی نسبت یہ رپورٹ ہوئی ہے کہ وہ پورے طور پر کامیاب ہوئی ہیں"

گورنمنٹ کے مندرجہ بالا اعلان۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو جو آپ نے اپنی جماعت کے متعلق فرمائے ہیں سامنے رکھ کر نہایت آسانی کے ساتھ فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کی جماعت کہلانے کے کون لوگ مستحق ہیں۔ وہ جو قادیان سے تعلق رکھتے۔ اور حضرت خلیفہ ثانی کے متبع ہیں۔ کیونکہ انہیں پر حضرت مسیح موعود کی یہ پیشگوئی پورے طور پر چسپاں ہوئی ہے۔ کہ "تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اول درجہ کے خیر خواہ پائیگی" اور اگر غیر مبائعین کا یہ دعویٰ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے اصلی پیرو وہی ہیں۔ تو یہ پیشگوئی بالکل غلط اور نادرست قرار پا جاتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے عمل سے اس تجربہ کے موقعہ پر گورنمنٹ کی خیر خواہی کا ثبوت نہیں دیا۔ بلکہ شورش انگیزوں کے ساتھ مل کر اس کے خلاف کیا ہے۔ پس اور باتوں کو چھوڑ کر صرف اسی سے فیصلہ ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر چلنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ سے الگ ہو کر اپنا مرکز لاہور بنا لیا ہے۔ یا وہ جو قادیان سے تعلق رکھتے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں داخل ہیں۔

کیا ہم امید رکھیں کہ غیر مبائعین ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں گے۔ اور دیکھینگے کہ شورش کے ایام میں گورنمنٹ کے خلاف حصہ لے کر نہ صرف انہوں نے سخت ناعاقبت اندیشی اور کم عقلی سے کام لیا ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کہلانے کے وہ ہرگز مستحق نہیں ہیں۔

انجمن اشاعت اسلام لاہور کا سکرٹری کون ہے

لاہور میں "انجمن اشاعت اسلام" نام ایک ہی انجمن ہے جس کے پریزیڈنٹ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہیں۔ جب سے اس انجمن کا قیام ہوا ہے۔ اسی وقت سے اس کے سکرٹری ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب چلے آتے ہیں۔ جنہوں نے ۶ اپریل کے بریڈلا ہال والے شورش انگیز جلسہ میں حصہ لیا تھا۔ لیکن ہمیں ایک اشتہار میں جو مسلمانان لاہور کی طرف سے "بعنوان برادران اسلام سے خطاب" ۲۔ مئی کی شام کو شائع ہوا ہے۔ پڑھ کر حیرت ہوئی۔ کہ اس میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کی بجائے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کو انجمن مذکور کے سکرٹری کی حیثیت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو کیوں اور کس وجہ سے سکرٹری شپ سے علیحدہ کر کے ان کی بجائے ڈاکٹر محمد حسین صاحب کو سکرٹری بنا دیا گیا ہے۔

ہمیں یہ معلوم ہے۔ کہ مرزا یعقوب بیگ صاحب کو خواجہ صاحب کی بجائے ولایت بھیجنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ لیکن جبکہ وہ روانہ نہیں ہوئے۔ اور نہ ان کی روانگی کی کوئی تاریخ مقرر کی جا سکی ہے۔ تو پھر انہیں ابھی سے سکرٹری شپ سے ہٹا کیوں دیا گیا ہے کیا اگر ان کی روانگی کئی ماہ تک ملتوی رہی۔ تو انہیں یونہی بیکار بٹھا رکھا جائیگا۔ اور ان سے کوئی کام نہیں لیا جائیگا۔ اگر لیا جائیگا تو پھر کیوں انہیں سکرٹری نہیں رہنے دیا گیا۔

ابھی ہم اسی تحیر و تعجب میں تھے کہ اس تغیر کی وجہ کیا ہے۔ کہ ایک "۱۶ صفحہ" کا ٹریکٹ پہنچا جس کی لوح پر لکھا ہے "سر سید احمد خاں کے پولیٹیکل خیالات" اور "جن پر مسلمانوں کے دس مقتدر بہی خواہ۔ اور رہنماؤں کے بیانات جو مشتہرین کے نزدیک "خود ایک پیشگوئی سے کم نہیں" اس کے شائع کرنیوالوں میں "یعقوب بیگ۔ آنریری سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" بھی درج ہے۔ یہ ٹریکٹ ہمارے پاس اس اعلان کے بعد پہنچا ہے۔ جس میں ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے اپنے آپ کو بحیثیت سکرٹری انجمن اشاعت اسلام ظاہر کیا ہے۔ اس سے اگر یہ سمجھا جائے۔ کہ یہ بعد میں شائع ہوا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے

کو پھر ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو سکرٹری بنا دیا گیا ہے۔ اس جلدی جلدی تغیر و تبادل سے جس گھبراہٹ اور اضطراب کا پتہ لگتا ہے۔ اس کے متعلق ہم ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔ کہ اسکی اصل وجہ اور باعث کیا ہے۔ عام طور پر تو یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو پیش آمدہ حالات کی خاص مجبوریوں کے باعث سکرٹری شپ سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ اب اگر وہ اعلان جس پر ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بحیثیت سکرٹری دستخط کئے ہیں پہلے کا ہے۔ تو خیر۔ لیکن اگر بعد کا ہے۔ تو کیا وہ مجبوریاں دور ہو گئیں جن کی وجہ سے ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو ہٹا کر ڈاکٹر محمد حسین صاحب کو سکرٹری بنایا گیا تھا۔

امید ہے پیغام صلح اس پر روشنی ڈالیگا۔

کیا ویدک دھرم عالمگیر ہے

آریہ صاحبان کی طرف سے یہ دعوٰی بڑے زور کیساتھ سنا جاتا ہے کہ آریہ دھرم ہی صرف ایک ایسا مذہب ہے جس پر تمام دنیا چل سکتی۔ اور چل کر نجات حاصل کر سکتی ہے اس پر روز آئے دن مباحثے اور مناظرے کرتے رہتے ہیں۔ اخباروں اور رسالوں میں بھی لکھتے رہتے ہیں اور یوں لیکچروں میں بھی بیان کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب ویدک دھرم کے ان اصول اور فرائض کو دیکھا جاتا ہے۔ جن پر عمل کرنا سوامی دیانند صاحب نے ہر ایک آریہ دھرمی کے لئے نہایت ضروری اور فرض قرار دیا ہے۔ تو آریہ صاحبان کے اس دعوے کی حقیقت کھل جاتی ہے اور صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ آریہ دھرم پر ساری دنیا کا چل سکنا تو الگ رہا خود ان لوگوں میں بھی اس کے احکام کے ماننے کی طاقت نہیں ہے۔ جو ہر وقت اس کے گن گاتے اور تمام دنیا کو اس کے قبول کرنے کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں بطور خود کوئی ثبوت مہیا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی اب اس بات کی ضرورت رہ گئی ہے کہ ہم آریہ سماج کے اصولوں کو پیش کر کے آریہ صاحبان کے عمل کو اس کے خلاف ثابت کر کے دکھائیں۔ کیونکہ آریہ صاحبان خود اسکو تسلیم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ کانپور کا آریہ اخبار "کانپور گزٹ" اپنے ۱۵ - مئی کے پرچہ میں آریہ دھرمی اصحاب کے ویدک دھرم پر عمل پیرا ہونیکا نقشہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کھینچتا ہے۔

"آریہ سماج میں ایک شخص اگر جنم سے ورن بیوستھا مانتا ہے۔ تو دوسرا نیوگ سے صاف منکر ہے تیسرا اگر ویدوں میں جادو ٹونہ ظاہر کرتا ہے۔ تو چوتھا سوامی (دیانند) جی کے وید بھاشیہ کے خلاف آواز اٹھاتا ہے...... اسی طرح یہ کردہ اصحاب آریہ سماج کے عہدہ داروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔"

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کے عوام نہیں بلکہ خاص لوگ ایسے ہیں جو اپنے مذہبی اصولوں میں ایک دوسرے سے زمین و آسمان کا فرق رکھتے ہیں۔ ایک اگر بیدیہ گنتی ذاتوں کو مانتا ہے۔ تو دوسرا اس کے خلاف یہ کہتا ہے۔ کہ ذاتیں اعمال کے مطابق خود بخود تجویز ہونی چاہئیں۔ اسی طرح اگر ایک نیوگ کو قابل عمل سمجھتا ہے۔ تو دوسرا اس کا صاف انکار کر دیتا ہے" وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر ان میں سے ہر ایک اپنے آپکو ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ اور اپنی تائید وید اور اپنے مذہب کی دوسری مقدس کتابوں سے پیش کرتا ہے۔ اب سوال ہوتا ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو آریہ سماج میں داخل نہیں۔ اس کے لئے یہ معلوم کرنیکا کیا معیار ہے۔ کہ کس کی بات درست ہے۔ اور کون وید کے خلاف کہتا ہے پھر اس صورت میں جبکہ وید ایک ایسی زبان میں ہیں کہ جس کے سمجھنے اور جاننے والا تمام آریوں میں بھی کوئی نہیں ہے تو آریوں کے آپس کے اختلاف اور متضاد عقاید کا فیصلہ بالکل ہی ناممکن ہو جاتا ہے۔

خیر یہ تو ان امور کا ذکر ہے جو خود آریہ صاحبان میں اختلافی ہیں۔ لیکن جن فرائض کے ادا کرنے پر سارے کے سارے آریہ متفق ہیں۔ اور جن کی خلاف ورزی کو پاپ اور گناہ سمجھتے ہیں۔ ان کے ادا کرنے سے بھی "ضروریات زمانہ" کے باعث مجبوری ظاہر کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاویگا۔

ہون کرنا آریوں میں ایک نہایت ضروری فرض ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند صاحب نے اس کے نہ کرنے کو پاپ قرار دیا ہے۔ (دیکھو ستیارتھ پرکاش اردو ایڈیشن چہارم صفحہ ۸۹ زیر عنوان "ہون نہ کرنے سے پاپ ہوتا ہے") اور اس کے متعلق لکھا ہے کہ

"ہر ایک آدمی کو سولہ سولہ آہوتی اور چھ چھ ماشے گھی وغیرہ ہر ایک آہوتی کا اندازہ کم از کم ہونا چاہیئے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے تو بہت اچھا ہے۔" ستیارتھ صفحہ ۹۰

گویا ہر ایک آریہ کا خواہ وہ مرد ہو یا عورت فرض ہے کہ بلا ناغہ روزانہ صبح اور شام ہون کرے۔ اور اس ہون میں کم از کم تین چھٹانک اور ایک تولہ گھی علاوہ اور قیمتی چیزوں مشک اور کیسر کے روزانہ آگ کی نذر کیا کرے۔

اس ہون کو کانپور گزٹ یہ دکھانیکے لئے کہ ویدک دھرم میں کئی باتیں ایسی ہیں جن پر عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ اور "ضروریات زمانہ" ان کے خلاف کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ بطور مثال پیش کر کے لکھتا ہے کہ

"آجکل جبکہ کھانے تک کے لئے گھی دستیاب نہیں ہوتا تو دونوں وقت ہون کون کرے گا؟"

آریہ اخبار کی اس شہادت سے ظاہر ہے۔ کہ آجکل آسانی گھی کے نہ ملنے کی وجہ سے آریہ صاحبان ہون ایسے مذہبی فرض کو ادا نہیں کر سکتے۔ اور اسوجہ سے اس پاپ کا بار اپنے کندھوں پر اٹھا رہے ہیں۔ جو ویدک دھرم کی رو سے ہون نہ کرنیوالوں کو ہوتا ہے

اب سوال ہوتا ہے کہ جب ویدک دھرم ایسی باتوں کا حکم دیتا ہے جن پر اس کے ماننے والے لوگ اگر عمل کرنے کی کوشش کریں تو بھی نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح پاپ کما رہے ہیں۔ تو پھر اور کوئی کس امید اور کس توقع پر اسے اختیار کرے۔ کیا اس لئے کہ جب وہ ویدک دھرم میں داخل ہو کر گھی کے نہ ملنے کی وجہ سے ہون نہیں کر سکیگا۔ تو سوامی دیانند کی ہدایت کے ماتحت وہ اس سلوک کا مستحق ہو جائیگا۔ کہ

"جو شخص یہ دونوں کام (سندھیا اور ہون) صبح و شام وقت نہ کرے اسکو بھلے لوگ سب دوجوں (ذاتوں) کے کاموں سے باہر نکال دیں یعنی اسکو شودر کی مانند سمجھیں"

سمجھ میں نہیں آتا کہ آریہ صاحبان اس دھرم کو جس کے ایک بہت بڑے حکم کی تعمیل کرنا خود ان کے لئے سخت ناممکن اور محال ہے عالمگیر دھرم کیوں اور کن معنوں میں کہتے ہیں۔ کیا عالمگیر مذہب

[illegible]

مفتی مونگیری کی ناشائستہ حرکات

(۱) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے چراغ الدین مرتد جمونی کا رسالہ "آسمانی نشان فی تائید مسیح الزمان" حقیقۃ الوحی میں حرف بحرف درج کرتے ہوئے لکھدیا ہے کہ۔

"واضح ہو کہ اشتہار چراغ دین کا محض اس غرض سے کتاب حقیقۃ الوحی کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے کہ تا ہر ایک منصف مزاج معلوم کرے کہ یہ شخص جو اپنے اعمال کی سزا پا چکا ہے پہلے میری تصدیق کرتا تھا۔ (الخ)

(۲) چراغ الدین نے اس رسالہ میں ایک نوٹ حاشیہ پر دیا ہے جس میں اس نے جہاں اور بہت کچھ لکھا۔ وہاں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ

"میں اپنے سچے دل سے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک و شبہ حضرت اقدس مرزا صاحب خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کے لئے بحیثیت ماموریت منصب امامت پر مشرف ہیں۔"

پھر آگے چل کر اپنے متعلق لکھتا ہے :۔

"اب ان بین دلائل کے بعد شک کرنا کونسا محل ہے کہ میں حضور کے ناصروں میں سے جن کا ذکر حدیث شریف اور بدیا ہ صالحہ میں ہے ایک کا مصداق نہ ہوں۔ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ابھی تک میں اپنے اندر مالی یا علمی استعداد نہیں دیکھتا جس سے اپنے تئیں معقول پیرایہ میں حضرت موصوف کا ناصر قرار دے سکوں۔ کیونکہ یہ عاجز ان دونوں باتوں میں ابھی تک بے سر و سامان اور تہیدست ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے ان وعدوں اور تسلیوں پر جو مجھے دی گئی ہیں۔ ایمان رکھتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ بلکہ میں کامل یقین سے کہتا ہوں۔ کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے حصہ میں مقرر ہے پوری نہ ہو اس دنیا سے اٹھایا نہ جاؤنگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اسکا ارادہ رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں سچ کہتا ہوں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلالی نزول کا رسول ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اب تک حضرت مسیح موعود کا جمالی نزول تھا۔ اور اب سے جلالی شروع ہوگا۔ یعنی پہلے لوگوں کو جمالی پیرایہ میں نرمی سے سمجھایا جاتا تھا۔ مگر اب خدا تعالیٰ اپنے جلالی اور قہری حربہ کے ساتھ متنبہ کریگا اور اسی امر کی منادی کیلئے میں آیا ہوں"

(۳) یہ عبارت حرف بحرف چراغ الدین جمونی کی ہے جسکو لیکر مفتی عبداللطیف مونگیری نے اپنی کتاب "چشمہ ہدایت" کے صفحہ ۲ پر جس قدر دیدہ دلیری اور دھوکہ دہی کا ثبوت دیا ہے وہ ملاحظہ کے قابل ہے مفتی صاحب مذکور حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک قول کی طرف اشارہ کرکے لکھتے ہیں

"اس قول کی تائید مرزا صاحب نے اپنے الہامی اعلان سے کی ہے جسکو انھوں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۷ء کے آخر میں شائع کیا ہے اسکی عبارت یہ ہے میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے حصہ میں مقرر ہے پوری نہ ہو دنیا سے اٹھایا نہ جاؤنگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اسکا ارادہ رک نہیں سکتا"

مفتی مونگیری یہ لکھکر بہت کچھ زور لگاتا ہے۔ کہ یہ عبارت حضرت مسیح موعود کی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے

"اس عبارت نے کامل طور سے فیصلہ کردیا کہ مسیح موعود کا جو کام ہے۔ یعنی ان کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام کا پھیل جانا وہ مرزا صاحب کی زندگی میں پورا ہو جائیگا۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ پورا نہ ہوا اور ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود کی جو علامت انھوں نے بیان کی وہ اُن میں نہیں پائی گئی۔ اور اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے"

اور پھر لکھتا ہے :۔

"اے مرزائی احمدیو! کیا اس کا جواب کچھ دے سکتے ہو۔ مگر تمھارا کانشنس اور ایمان کیساتھ دلی حالت بے اختیار کہیگی کہ اسکا کوئی جواب نہیں ہو سکتا اور مرزا صاحب اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔"

اور لکھتا ہے

"میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ آپ علماء حقانی کی کسی دلیل کو ملاحظہ کریں۔ میں تو آپکے مرشد ہی کے قول کو پیش کر رہا ہوں"

اب ہم کہتے ہیں کہ جس قول کو معترض عزی نے حضرت مسیح موعود کا قول کہکر دھوکہ دینا چاہا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کا قول ہی نہیں۔ بلکہ خط کشیدہ الفاظ تو ناظرین نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہے کہ وہ چراغ دین جمونی کا قول ہے۔ جو اس نے اپنے رسالہ "آسمانی نشان فی تائید مسیح الزمان" کے حاشیہ پر لکھا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے لکھا ہے۔ کہ جب تک حضرت اقدس میرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی وہ خدمت جو میرے حصہ میں ہے۔ پوری نہ ہو۔ میں دنیا سے اٹھایا نہ جاؤنگا۔

لیکن چار حرف اس عقل پر اور افسوس اس کھوپڑی پر جس میں یہ کھلی بات بھی نہ آئی اور بے سوا اس نے ادھر اُدھر چکر لگا کے اور فضول ذلت کا داغ ہمیشہ کے لئے اپنی پیشانی پر لگایا۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ط

حیف ہے "چشمہ ہدایت" کے نابینا بے بصر مصنف پر جس نے اس ایک اغلوطہ اور مغلطہ میں کس کس طرح اور کسقدر ناجائز دلیری اور ناشائستہ حرکات کا ارتکاب کیا ہے۔ (الف) اس کی جائز اور ناجائز تعریف حرکات میں سے پہلی حرکت تو یہ کی ہے۔ کہ چراغ دین مرتد جمونی کی عبارت کو حضرت مسیح موعود علیہ وعلی مطاعہ محمد السلام کی عبارت بتا کر دھوکا دینا چاہا۔ فلعنۃ اللّٰہ علی الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس

دوسری حرکت چراغدین کی عبارت کے اول فقرات حذف کر دئے - جو اس بات پر ناطق تھے کہ یہ عبارت حضرت مسیح موعود کی نہیں اور حذف اس لئے کئے کہ کہیں پردہ فاش نہ ہو - لیکن خدا نے آخر پردہ فاش کر ہی دیا۔ فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون

تیسری حرکت - بعد کی عبارت جو عبارت سابقہ سے مرتبط ہے اور جلی قلم سے لکھی گئی ہے اور اس بات کو صاف صاف بتاتی ہے - کہ عبارت مذکورہ حضرت مسیح موعود کی نہیں۔ حذف کر دی اور خیانت سے ذرا پرہیز نہ کیا۔ ان اللہ لا یحب کل خوان اثیم -

چوتھی حرکت - تنبیہ کی عبارت جو حضرت مسیح موعود نے چراغدین کے رسالہ کے ابتداء میں حاشیہ پر لکھی بالکل نہ دیکھی - یا دیکھ کر فراموش کر دی فقد ضل ضلالا بعیدا ؕ

پانچویں حرکت چراغدین کی عبارت کو حضرت اقدس علیہ السلام کی عبارت بنا کر ایک اعتراضی حاشیہ بھی "چشمہ ہدایت" میں لکھ مارا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون

چھٹی حرکت - حاشیہ میں جو عبارت لکھی اس میں چراغدین کی عبارت کا مطلب بھی خود ساختہ اور غلط بے معنی لکھ دیا فقد خبط خبط عشواء

ساتویں حرکت خواہ مخواہ چراغدین کی عبارت حضور اقدس علیہ السلام کی طرف منسوب کی اور یہ کہہ دیا کہ وہ اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے۔ لیکن خدا نے فی الحقیقت اس سفید جھوٹ کے ذریعہ معترض ہی کو رسوا کر دیا۔ اللہ اللہ انی مھین من اراد اھانتک

آٹھویں حرکت - اس بے بنیاد بات کو لکھ کر یہ بھی کذب لکھ دیا کہ ۱۹۰۵ء تک حضرت اقدس سے حمایت اسلام کی خدمت نہیں ہوئی الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین

نویں حرکت اس بے بنیاد فرضی بات پر یعنی چراغدین کی عبارت کو حضور اقدس علیہ السلام کی عبارت بنا کر یہ خواہ مخواہ نتیجہ نکالا کہ حضور اس خدمت کو پورا نہ کر سکنے کے اپنی زندگی میں بتا رہے ہیں۔ ھداھم اللہ انی یوفکون

دسویں حرکت - اسی عبارت کی آڑ لیکر لکھ دیا کہ حضور الہام الٰہی سے کہہ رہے ہیں - کہ میں اپنا کام زندگی میں پورا کرونگا - حالانکہ وہ عبارت ہی حضور اقدس کی نہیں پھر الہام الٰہی کا الزام تو نہایت خطرناک حملہ اور ظلم ہے الا بعدا للقوم الظالمین -

گیارہویں حرکت پھر اسی بے بنیاد بات کو وعدہ الٰہی کہکر استہزاء کیا استھزءوا ان اللہ مخرج ما تحذرون ؕ

بارہویں حرکت - اور وعدہ الٰہی ٹل نہیں سکتا لکھ کر بریکٹ میں لکھ دیا یہ جملہ نہایت یاد رکھنے کے قابل ہے - اور اپنے دل میں خوش ہوئے کہ بڑی عمدہ گرفت کی حالانکہ وہ عبارت ہی حضرت اقدس کی نہیں کیا کیا احمقانہ تحریر اور پاک جذبات ہیں قاتلھم اللہ انی یوفکون

تیرہویں حرکت - خود ہی ایک غلط خیال کی بنیاد قائم کی اور بے ضرورت حضور اقدس علیہ السلام کی عمر کا حساب لگانا شروع کر دیا اور فضول اپنی حد سے تجاوز کر کے حد کا مجرم ہوا ان اللہ لا یحب المعتدین

چودہویں حرکت - حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ وفات ۹ - مئی ۱۹۰۸ء لکھی جو سراسر غلط ہے صحیح ۲۶ - مئی ۱۹۰۸ء ہے - ایسے باخبر مناظر کو داد دینا چاہئے کہ ایسی مشہور بات بھی آپ کو غلط طریقہ پر معلوم ہے۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ آپکی معلومات سلسلہ احمدیہ سے کتنی اور کسقدر صحیح ہونگی۔ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون ؕ

پندرہویں حرکت - غیر کی عبارت کو حضور اقدس علیہ السلام کی عبارت بنایا پھر جھٹ "تاریخ اشاعت حقیقۃ الوحی" سے وفات تک ایک سال بنا کر بڑی خوشی منائی اور اپنے خیال میں بڑا زبردست اعتراض کر دیا - حالانکہ یہ ساری عمارت بے بنیاد اور اعتراض باد ہوا ہے انھم لفی ضلال بعید ؕ

سولہویں حرکت اپنے جوش خود سری میں لکھدیا - اے مرزائی احمدیو! کیا اس کا جواب دے سکتے ہو - حالانکہ اعتراض ہی قائم نہیں ہوا - الا انھم ھم الخسرون ؕ

سترھویں حرکت بے تمیزی کا جوش بڑھا تو خود ہی یہ بھی لکھ دیا کہ اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا ظالمو! سوال ہی نہیں قائم ہوا تو جواب کاہے کا - تمہارے سوال کی جڑ ہی اکھڑ گئی یا تمہاری تدبیر ضائع ہو کر خاک میں مل گئی۔ مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لھا من قرار ؕ

اٹھارہویں حرکت - پھر یہ بیہودہ بات لکھدی کہ مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ حضور کا قول ہی نہیں یہ فضول افترا ہے فما لھم لا یتقون ؕ

انیسویں حرکت کس طرح بھولے بھالے بنکر کہتے ہیں - اس میں آپ کو کیا عذر ہے - تمہارے حربے کی حقیقت معلوم ہو گئی یہی ہمارا واجبی عذر ہے اور ایسی ہی حرکتوں کے باعث ہم آپ سے نالاں ہیں - آخر آپ نے جھوٹ اور افترا پر کیوں کمر باندھی ہے - خیر آپ جانیں اور آپ کے اعمال انا بریء مما تجرمون ؕ

بیسویں حرکت - کیا صاف گوئی اور پاک باطنی سے کہتے ہیں جس طرح آپ نے ان کے کہنے سے انہیں مسیح موعود مانا تھا اسی طرح ان کے کہنے سے انہیں جھوٹا ماننا آپکو ضرور ہے - یہ سیدھا سادھا ایمانی رنگ دکھا کر دھوکا دینا ہے یخدعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھم ان کنتم مؤمنین

اکیسویں حرکت فرماتے ہیں آٹھ برس تک آپ کا نون مین ڈاکٹر صاحب ہاں کیوں بیٹھے ہیں سبحان اللہ کس قدر سیح ہے دروغ گویم بر روئے تو اسی کو کہتے ہیں صدقا سیئا اذا لم تستحی فاصنع ما شئت

بائیسویں حرکت پھر احمدیوں کو انٹی تھیوڈالٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کا تماشہ دکھاتے ہوئے فرماتے ہیں کیا ڈرتا نہیں - آپ ہی بتائیں کہ ایسی خیانت پر خیانت کرتے ہوئے آپ کب زندہ رہینگے موت بہتر ہے ایسی جینے سے

تئیسویں حرکت کیا سادہ لوحی سے فرماتے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ آپ علما حقانی کی کسی دلیل کو ملاحظہ کریں۔ ما شاء اللہ۔ آپ بھی تو علماء حقانی میں سے ایک ممتاز فرد ہیں جنکی حرکات ناشائستہ ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرتی ہیں ؎

کار شیطاں میکند نامش ولی
گر ولی ایں است لعنت بر ولی

چوبیسویں حرکت کس قدر اطمینان سے فرماتے ہیں میں تو آپکے مرشد ہی کا قول پیش کر رہا ہوں۔

اس قول کی حقیقت تو معلوم ہو گئی اب اپنی قسمت کو روئیے۔ یہ ہمارے مرشد کا قول تو ہرگز نہیں۔ ہاں حضرت مسیح موعود سے پھرنے والوں کے مرشد کا قول ہے اور آپ بھی اسی کے اذناب میں سے ہیں۔ لبئس المولےٰ و لبئس العشیر۔

پچیسویں حرکت ہمیں ہدایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں اسے یہ ماننا بے بصر لوگوں کو مبارک ہو۔ انہم کانوا قوما عمین۔

چھبیسویں حرکت فرماتے ہیں خدا سے ڈرئے گویا آپ خدا سے بہت ہی ڈرتے ہیں۔ فلا تغرنکم باللہ الغرور۔

ستائیسویں حرکت حکم دیتے ہیں جھوٹ سے علیحدہ ہو جیئے۔ ہم نے مانا اور جان و دل سے تسلیم۔ اسی واسطے آپ جیسے لوگوں سے علیحدہ ہو گئے اور دعا کرتے ہیں۔ اللھم لا تجعلنا مع القوم الفسقین۔

اٹھائیسویں حرکت خدا کے حبیب محمد رسول اللہ کے پیارے ہمارے آقا ہادی و مہدی حضرت مسیح موعود علیہ و علےٰ مطاعہ محمد السلام کی شان میں گستاخی کی اور حضورؑ کو طاغوت سے تشبیہ دی۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔

انتیسویں حرکت خواہ مخواہ حضرت مسیح پاک کو طاغوت کے حکم میں داخل کر کے قرآن پاک کی آیۃ لکھدی فلعنۃ اللہ علی الظلمین۔

تیسویں حرکت خود دھوکہ دیا اور اپنے جواب کو دھوکہ بنایا۔ العجب کل العجب خود جھوٹ بھکیں پھر صادقوں کو جھوٹا ٹھہرائیں الا انہم ھم الکذبون فاللہ یخزیھم۔

اب زیادہ کیا کہوں مونگیری مفتی کی ناشائستہ حرکات کہاں تک بتاؤں پورے ایک مہینے کے جتنے دن ہوتے ہیں اتنی حرکتیں تو بتادیں اب اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا یہ خود مونگیری مفتی کا کام ہے

آخری بات پھر میں یہی کہتا ہوں کہ اے مفتی عبد اللطیف مونگیری اور اے وے لوگو۔ جو اس کے دھوکہ میں آگئے ہو للہ للہ للہ اپنی جانوں پر رحم کرو اپنی حالت کی اصلاح کرو خدا کے پاک مرسل و مامور دنیا کے مصلح حضور امام مہدی و مسیح موعودؑ کے جھنڈے کے نیچے آجاؤ تمہاری تمام بداخلاقیاں دور ہونگی اور خدا تم پر فضل فرمائیگا۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

ابو محمد محفوظ الحق علمی دفتر تالیف و اشاعت قادیان

ولایت کا تازہ خط

جلسہ متعلق شورش - ہندوستان کی شورش کی خبر آنے پر ایک خاص جلسہ سلسلہ احمدیہ کے زیر اہتمام ۴ ۔ اسٹار سٹریٹ۔ احمدیہ لیکچر ہال میں منعقد کر کے گورنمنٹ کے ساتھ ہمدردی کی تقریریں ہوئیں۔ اور ریزولیوشن پاس ہوئے جن کا ترجمہ ذیل میں ہے۔ ان ریزولیوشنوں کی نقلیں انگلستان اور ہندوستان کے مشہور اخباروں کے نام اور حضور بادشاہ جارج۔ اور وزیر اعظم۔ اور وائسرائے ہند و دیگر معز ز افسروں کے نام روانہ کی گئیں ہیں۔

اوّل - یہ کہ ہم ہندوستان میں ملکی اور تمدنی اصلاحات کی ضرورت کے قائل ہیں۔ اور اپنے اہل وطن کے محسوسات کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن جو شوریدہ سری بعض جوشیلے لوگوں نے بغاوت کے رنگ میں اختیار کی ہے اس کو ہم نہایت قابل ملامت یقین کرتے ہیں۔ ایسا طریق نہ صرف احمقانہ ہے بلکہ احکام اسلام قرآن شریف حدیث پاک اور قانون اسلام کی تشریحات فرمودہ حضرت مجدد اعظم نبی اللہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے بالکل خلاف ہونیکے سبب ایک شرعی گناہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ لیڈروں کی امداد کے ساتھ اس شوریدگی کو جلد دبا دے اور اہل ملک کو اپنے مربیانہ نیک دلی سمجھانیں کامیاب ہو گی۔

دوئم - یہ کہ اس ریزولیوشن کی نقل حکام سرکاری کو بھیجی جاوے۔

(دستخط) مفتی محمد صادق - احمدی مشنری

بشارت ایک اور معزز خاتون بنام مس نورہ ادیرا حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی۔ اس کا اسلامی نام حسینہ رکھا گیا۔ اللھم زد فزد۔ اس کی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح برائے شرف قبولیت بھیج دی گئی ہے۔ (پہنچ گئی۔ ایڈیٹر)

لیکچر گذشتہ اتوار کو حضرت مفتی صاحب کا لیکچر فلسفۂ خواب پر ہوا۔ اور آئندہ اتوار کو ایک بڑی مشہور سوسائٹی کے زیر انتظام قاضی عبد اللہ صاحب کا لیکچر ہو گا۔ مضمون "اس زمانہ کا رسول احمدؐ ہے"۔

احمدی خاندان انگلستان میں - اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے انگلستان میں گیارہ احمدی خاندان موجود ہیں۔ (۱) مسٹر کاربٹ معہ بیوی اور آٹھ بچوں کے (۲) مسٹر ولسن معہ بیوی اور تین بچوں کے (۳) مسٹر کرسفورڈ معہ بیوی اور لڑکی کے (۴) مسز بن فولڈ اور لڑکی (۵) مسٹر شا اور بیوی (۶) مسٹر ٹوگا اور بیوی بچہ (۷) مسٹر مسٹی بیوی اور چار بچے (۸) ڈاکٹر ایتھرج اور بیوی (۹) مسٹر

محمد و بیوی (۱۰) مسٹر خان بیوی اور ۲ بچے (۱) مسٹر صدیق و بیوی۔

دورہ ۔ عاجز کا ارادہ ہے ۔ کہ چوہدری صاحب کے آنے تک شمالی اور غربی انگلستان کا دورہ کروں ۔ اور لیکچر دوں ۔ اس واسطے اس عرصہ میں احباب کے نام خطوط نہ پہنچیں تو معذور سمجھیں ۔ میرا پتہ یہی رہیگا ۔

4 Star Street.
Edgware Road
London W.2.
ENGLAND.

اس پتہ پر جو خط آئیگا ۔ مجھے پہنچ جائیگا ۔ والسلام
محمد صادق عفا اللہ عنہ
لنڈن ۲۷ اپریل ۱۹۱۹ء

فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے ۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں ۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی ۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں ۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں ان کو شائع کر دیا جاتا ہے اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے (ایڈیٹر)

بقیہ ماہ فروری ۱۹۱۹ء

نمبر	نام	مقام
۲۴۸	ابراہیم صاحب	گوجرانوالہ
۲۴۹	فضل الٰہی صاحب	"
۲۵۰	نظام الدین صاحب	"
۲۵۱	مریم بی بی اہلیہ نظام الدین صاحب	"
۲۵۲	زینب اہلیہ ابراہیم صاحب	"
۲۵۳	اسماعیل صاحب	گوجرانوالہ
۲۵۴	عبداللہ صاحب	"
۲۵۵	کرم الٰہی صاحب	"
۲۵۶	امام الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۲۵۷	حسین بی بی صاحبہ	" "
۲۵۸	نہتہ صاحب	" "
۲۵۹	بھاگو بی بی صاحبہ	" "
۲۶۰	مسماۃ آسو	فیروزپور
۲۶۱	مسماۃ بھاگو	"
۲۶۲	حلیمہ صاحبہ	"
۲۶۳	رابعہ صاحبہ	"
۲۶۴	رحتی صاحبہ	"
۲۶۵	خیرا صاحب	"
۲۶۶	بہتو صاحب	"
۲۶۷	سائرہ صاحبہ	"
۲۶۸	نیامی صاحبہ	"
۲۶۹	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۲۷۰	مودی صاحبہ	"
۲۷۱	اسماعیل صاحب	"
۲۷۲	نکو صاحبہ	"
۲۷۳	محمد رمضان صاحب	"
۲۷۴	فضل دین صاحب	"
۲۷۵	اہلیہ عبدالحکیم صاحب	ضلع سیالکوٹ

ماہ مارچ ۱۹۱۹ء

نمبر	نام	مقام
۲۷۶	فضل محمد صاحب	لدھیانہ
۲۷۷	نظام الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۷۸	حسین بی بی صاحبہ	" "
۲۷۹	عبدالرحمٰن صاحب	" "
۲۸۰	عبدالغفور صاحب	" "
۲۸۱	حافظ مہر علی صاحب	ضلع گورداسپور
۲۸۲	حکیم سید محمد شاہ صاحب	" "
۲۸۳	مولوی محمد حنیف صاحب	" "
۲۸۴	محمد مقبول حسن صاحب	بریلی
۲۸۵	قطب شاہ صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۲۸۶	بشیر احمد صاحب	چک ۱۱۲
۲۸۷	غلام محمد صاحب	" ۱۱۲
۲۸۸	محمد دین صاحب	ضلع گجرات
۲۸۹	چوہدری غلام محمد صاحب	ضلع جالندھر
۲۹۰	محمد بخش صاحب	ضلع گورداسپور
۲۹۱	اللہ دین صاحب	ضلع مکولے
۲۹۲	قدرت اللہ صاحب	تلونڈی
۲۹۳	کرم الٰہی صاحب	جسلانی
۲۹۴	فضل دین صاحب	کوٹ آغا
۲۹۵	غلام احمد صاحب	چندرکے
۲۹۶	الہ بخش صاحب	ضلع جالندھر
۲۹۷	شریف احمد صاحب	کوٹ آغا
۲۹۸	غلام محمد صاحب	ضلع فیروزپور
۲۹۹	عبدالرحمٰن صاحب	ضلع ملتان
۳۰۰	محمد بشیر صاحب	" "
۳۰۱	زوجہ آدم علی صاحب	ملتان
۳۰۲	شیخ عبدالجبار صاحب	"
۳۰۳	عباس صاحب	"
۳۰۴	شیخ امیر صاحب	"
۳۰۵	محمد شمشیر علی صاحب	"
۳۰۶	نبی نواز صاحب	"
۳۰۷	زوجہ محمد حسین صاحب	"
۳۰۸	غلام محمد صاحب	ضلع امرتسر
۳۰۹	کرم الٰہی صاحب	گوجرانوالہ
۳۱۰	شاہ عالم صاحب	ضلع "
۳۱۱	مولوی عبدالحق صاحب	ضلع لدھیانہ
۳۱۲	عبدالحمید صاحب	ضلع انبالہ
۳۱۳	فتح محمد صاحب	ضلع لدھیانہ
۳۱۴	شیر محمد صاحب	" "
۳۱۵	محمد یوسف خان صاحب	سہارنپور
۳۱۶	سراج الدین صاحب	سیالکوٹ
۳۱۷	غلام محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۳۱۸	غلام محمد صاحب	لاہور
۳۱۹	کرم الٰہی صاحب	ضلع مظفرنگر

(باقی)

سرحدی شورش

ڈکا کے قریب شدید لڑائی - ۱۰ مئی کی صبح کو ڈکہ میں مقیم ہماری فوج افغانوں پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھی۔ جو اس جگہ سے قریباً دو میل فاصلے پر ایک ٹیلہ پر قائم تھی۔ یہ علاقہ سخت خراب ہے اور جگہ جگہ ٹوٹی ہوئی پست پہاڑیاں اور ٹیلے ہیں۔ جو دریائے کابل کے نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ اور نالے چلتے ہیں جنرل سکین نے شدید لڑائی کے بوقت ۳ بجکر ۴۰ منٹ بعد دوپہر پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔ جو افغان فوج ہمارا مقابلہ کر رہی تھی۔ اس کا اندازہ ۸ بٹالین کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سی توپیں بھی تھیں۔ یہ اغلب ہے کہ یہ تعداد افغان قبائل کے دستوں کی وجہ سے بڑھ گئی ہو۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے حملے میں مدد دی۔ اور بسادل اور جلال آباد پر حملے کئے گئے۔ اور بم گرائے۔

خیبر میں لڑائی - خیبر میں ہمارے سلسلہ رسل و رسائل کے پہلو پر افواج نے علی مسجد کے جنوب کی طرف پہاڑیوں کو چھپ کر بندوقیں چلانے والوں اور بدمعاشوں کے دستوں سے جو ہمارے بدرقے دستوں کو سخت تکلیف دیتے تھے اور پریشان کرتے تھے۔ پاک کر دیا ہے۔

ایک ہوائی جہاز نیچے اتارا گیا - چند روز ہوئے ہمارے ہوائی جہازوں میں سے جب وہ دیکھ بھال کرنے کے لئے گشت کر رہے تھے ایک وادی بازار میں نیچے اترنے پر مجبور کیا گیا۔ ہوا بازان لفٹنٹ بارکر اور لفٹنٹ بور کی طرف سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ذکا خیل ان کے ساتھ بہت عمدہ سلوک کر رہے ہیں۔

سرحدی قبائل کا رویہ - ہر دو آزاد سرحد اور اس رو سے سرحد کے قبائل کا عام رویہ باوجود افغانوں کی ہر ایک کوشش کے جو وہ انہیں ہمارے خلاف اپنے ساتھ ملانے کے لئے کر رہے ہیں۔ بدستور قابل اطمینان ہے۔

ڈکہ میں سخت لڑائی - لاہور ۱۹ مئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۷ و ۱۸ ماہ حال کو ڈکہ کے مقام پر سخت لڑائی ہوئی افغانوں کی ۱۰ رجمنٹوں ۳۰ باتریوں اور لشکر نے بیچ حملہ کئے مگر ۱۷ مئی کو انہیں شکست فاش دیگئی۔ ہم نے ان کی ۴ یا ۵ توپیں لے لیں۔ اور ایک سو مردہ افغان دیکھے گئے۔ اور امید کہ غاروں میں بھی بہت سے مر گئے ہونگے۔ اب ڈکہ سے دس میل تک دشمن کا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ اور اس سے آفریدیوں اور دیگر سرحدی اقوام پر مضبوط اثر پڑا ہے۔

افغانوں کا کمانڈر خفیف زخمی ہو گیا - اب اس بات کی بھی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ ڈکہ کی بم بازی میں افغانستان کا کمانڈر خفیف زخمی ہو گیا تھا اور مہمندوں اور شنواریوں نے پانچ ہزار روپیہ نقد کے علاوہ بہت سا گولی بارود بھی لوٹا۔ جو مذکورہ کمانڈر سرحدی اقوام میں تقسیم کرنے کیلئے اپنے ساتھ لایا تھا۔

جلال آباد پر بم - ۱۶ و ۱۷ مئی کو ہیروپلینوں کے ذریعہ جلال آباد پر کامیاب طریق میں بم بازی کی گئی جس سے کمانڈر انچیف کا گھر بھی تباہ ہو گیا۔ باجوڑ، شیخان اور مہمندوں کے علاقوں میں افغانوں کی کوئی فوج نہیں۔ ہوٹزر توپوں کے ذریعہ ڈکہ میں سخت نقصان کیا گیا اور کنگز ڈریگون گارڈز نے بھی کامیاب یورش کی۔ پشاور کے شہر اور ضلع میں ہر طرح سے سکون ہے۔ چترالیوں کی لڑائی میں ۷۰ افغان کام آئے۔

دشمن پر بم - ہوائی جہازوں کے حال کی لڑائی میں دشمن پر کلدار توپوں کے ذریعہ گولہ باری کر کے اور بم گرا کر افواج کو سرگرم مدد دی ہے۔ بطور جاسوسوں کے وہ نہایت بیش قیمت ثابت ہوئے ہیں۔ اور وہ نہ صرف خیبر کے مقابل کے علاقہ پر ہی بلکہ ذکا خیل اور مہمند علاقوں کے درون تک میں کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارے پہلوؤں پر کسی مقام پر افغان افواج کی آمد کی فوراً اطلاع دی گئی۔ اور مناسب کارروائی کی گئی۔ افغانوں کو اب اس حد تک مجبور کر دیا گیا ہے کہ وہ تمام نقل و حرکت رات کے وقت کرتے ہیں۔ خبر ملی ہے کہ دن کے وقت تمام سڑکیں خالی ہوتی ہیں۔ یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے کہ اب افغان کیمپ قائم کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اور ان کی افواج دور تک پھیلی ہوئی پہاڑی علاقوں کے کونوں میں دن گزارتی ہیں۔ جب سے جلال آباد میں فوجی مقاصد سے بڑے سائز کے بم گرائے گئے ہیں۔ تب سے اس شہر کے بازار لوگوں کے ہجوموں سے خالی ہو گئے ہیں۔ افغان کمانڈر کے ایک بم سے زخمی ہونے سے افغانوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ ہوائی جہاز فرداً فرداً اشخاص کو بھی مضروب کر سکتے ہیں۔ امیر کو صلاح دی گئی ہے۔ کہ وہ شاہی کیمپ قائم نہ کرے۔ اور ہوائی جہازوں کو اشاعتی کام کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور وہ حضور وائسرائے کے اعلان کی ہزاروں کاپیاں جلال آباد کی سڑک پر گرا رہے ہیں

متفرق خبریں

نئے لاٹ صاحب کب چارج لینگے - معلوم ہوا ہے کہ سر ایڈورڈ میکلیگن ماہ مئی کے آخیر میں سر مائیکل اوڈوائر سے چارج

عازمان حج کے لئے سہولتیں - لاہور ۱۵ مئی مندرجہ ذیل پریس کمیونک شائع کیا گیا ہے گورنمنٹ ہند کی طرف سے عازمان حج کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کیلئے کراچی سے جہازوں کا ایک سلسلہ شروع ہوگا۔ سندھ بلوچستان صوبہ شمال مغربی سرحد پنجاب اور صوبجات متحدہ کے مغربی حصوں سے آنیوالے مسافروں کے آرام قیام کے لئے کراچی میں خاص انتظام کیا گیا ہے مسافری جہازوں کی روانگی کا تخمینہ وقت حسب ذیل ہے:-

جہاز ایس ایس حجاز - ۲۵ جون - جہاز ایس ایس خجست ۳۰ جون - جہاز ایس ایس شوشترہ ۵ جولائی - ایس ایس نورانی ۲۰ جولائی - جہاز ایس ایس خسرو ۳۰ جولائی - جہاز ایس ایس خوبست ۱۰ اگست +

اجلاس جناب عبداللطیف خان صاحب ایڈیشنل منصف صاحب درجہ دوم پشاور

دکان شنکر داس پربدیال ولد شنکر داس ساکن نوشہرہ کلاں ضلع پشاور

بنام

دکان موسومہ بھوانی داس شکھدیال و جگناتھ ولد شکھدیال ساکن ... تحصیل ... ضلع کوہاٹ

۹ ... ۲ — ۵۹

دعوے مال لینے ۹/ روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں حسب الدرخواست ... پایا گیا کہ مدعا علیہم عمداً سمن کی تعمیل سے گریز کرتے ہیں اور روپوش رہتے ہیں۔ اب تاریخ پیشی عدالت ہذا میں ۲۸ جون کو مقرر ہوئی ہے لہذا مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہو کر اپنے مقدمہ کی پیروی اور جوابدہی نہ کریں گے تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۱۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت

دستخط منصف صاحب

یسرنا القرآن کا نیا اڈیشن

جو بہت سی مفید و ضروری اصلاح کے بعد چھپ رہا تھا تیار ہو کر آگیا ہے قیمت ... گرانی کاغذ وغیرہ حصہ اول ۱/ اور قاعدہ مکمل کی ... ہوگئی ہے۔ پہلے کی طرح قادیان کے تمام تاجران کتب سے ملیگا اس بیش قیمت و مقبول خاص و عام قاعدہ کی نہ صرف احمدیوں بلکہ غیر احمدیوں میں بھی اس کثرت سے مانگ ہے کہ نایابی کے گزشتہ دو مہینوں میں بلا مبالغہ صدہا فرمائشیں جمع ہو گئی ہیں اب انشاء اللہ نمبر وار انکی تعمیل کیجائیگی۔ اور جن صاحب کی فرمائش جس دکان یا ایجنسی میں آئی ہوئی ہے وہیں سے وی پی روانہ ہوگا۔ اگر کسی صاحب کو اپنی سابقہ فرمائش منسوخ یا تعداد مطلوبہ میں کمی بیشی کرنی ہو وہ فوراً مطلع فرما دیں۔

المشتہر

احمد حسین فرید آبادی

تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خضاب شاہجہانی

ہمارا خضاب شاہجہانی عرصہ دراز سے مشہور و مقبول ہے اسکی وجہ یہ نہیں کہ ہم نے اسکی شہرت کے واسطے کوئی خاص کوشش کی ہو بلکہ خضاب شاہجہانی کی عام قبولیت کا اصل راز یہ ہے کہ اپنی بے نظیر خوبیوں کے سبب جہاں گیا پسند آیا جس نے ایک بار لگایا پھر بھی بار بار لگایا یہی نہیں بلکہ دوسروں کو اسکا خریدار بنایا اطبا اور ڈاکٹروں کا بالاتفاق یہ خیال ہے کہ اصل خضاب وہ ہے جو جلد بے داغ و دھبہ نہ ہوے یہ وصف خضاب شاہجہانی میں خدا کے فضل سے موجود ہے اس میں کاسٹک یا مرکری وغیرہ کوئی ایسے اجزاء شامل نہیں جو کسی طرح بھی مضرت رساں ہوں ایکدفعہ لگانے سے ہفتوں اس کا اثر رہتا ہے بالوں پر ایسی گہری پائدار اور چمکیلی سیاہی آجاتی ہے جیسی جوانی میں انپر قدرتی سیاہی قدرتاً ہوتی ہے اگر ہمارے اس بیان میں خلاف یا مبالغہ ثابت ہو تو ہم قیمت مع ہرجانہ دیئے کو تیار ہیں ہم کوئی اشتہاری دوا فروش نہیں کاروباری دنیا میں فضول لفاظی میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے تجربہ سب سے بڑھ کر کسوٹی ہے بطور آزمائش ایک ہی شیشی طلب فرما کر جھوٹ سچ پرکھ لیں اس سے بڑھ کر اطمینان کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے جنہیں مناسب شرائط پر خضاب شاہجہانی کی ایجنسی دی جاتی ہے اور معقول کمیشن

قیمت فی بکس ۱۲/ (بارہ آنہ) علاوہ محصول ڈاک۔ محصولڈاک ایک سے ۸ شیشی تک ۵/

ایم فیروز الدین اینڈ برادرس۔ قادیان ضلع گورداسپور

باہتمام شیخ محمود الرحمن ... ضیاء الاسلام پریس قادیان ...